REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۵۰/۱۵ ۳۰ ہجرت ۱۳۴۰ ہش ۳۰ مئی ۱۹۶۱ء نمبر ۱۲۲

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

### کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۹ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اور شام کو بے چینی کی تکلیف بھی ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

## مشرقی پاکستان میں ایک اور خوفناک طوفان کا خطرہ

### طوفان ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جنوبی اضلاع کی طرف بڑھ رہا ہے

ڈھاکہ ۲۹ مئی۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق چاٹگام سے ۲½ سو میل دور خلیج بنگالہ میں ہوا کے دباؤ کا حلقہ پیدا ہوگیا ہے۔ یہ بحری طوفان ساٹھ میل فی گھنٹہ کی زائد رفتار سے مشرقی بنگال کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اندیشہ ہے کہ اس طوفان سے صوبے کے جنوبی اضلاع آج دوپہر تک متاثر ہونگے۔ اس کے بعد طوفان کے اندرونی اضلاع کی طرف بڑھنے کا اندیشہ ہے محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق طوفان کے دوران سمندر کی لہریں ساحل پر چڑھ آنے کا بھی احتمال ہے۔

ڈھاکہ کے محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ خلیج بنگالہ میں ہوائی دباؤ کا جو حلقہ پیدا ہوگیا ہے۔ وہ کسی وقت بھی خوفناک طوفان کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔ موسمیاتی رپورٹ کے مطابق اس طوفان کی رفتار ساٹھ میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہوگی۔ اور یہ آج دوپہر سے پیشتر جنوبی اضلاع کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا خیال کیا گیا ہے کہ یہ طوفان سابقہ تمام طوفانوں سے شدید ثابت ہوسکتا ہے۔

گورنر مشرقی پاکستان لیفٹننٹ جنرل اعظم خاں نے طوفان کی اطلاع ملتے ہی شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں مختلف محکموں کے اعلیٰ افسروں کا ایک ہنگامی اجلاس بلایا۔ اس کانفرنس میں طوفان کے خطرہ پر غور کیا گیا اور طوفان کا مقابلہ کرنے کی غرض سے کئی اہم فیصلے کئے گئے۔

صوبائی گورنر جنرل اعظم خاں نے ہدایت کی ہے کہ جن علاقوں میں طوفان آنے کا اندیشہ ہے وہاں بنگالی زبان میں اشتہار گرائے جائیں۔ لوگوں کو طوفان کے خطرہ سے آگاہ کردیا گیا ہے اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ محفوظ علاقوں میں منتقل ہو جائیں۔ گورنر نے سرکاری افسروں سے کہا ہے کہ وہ ساحلی علاقہ میں کسی تباہی کی صورت میں غذائی اجناس، ادویہ اور دوسرا امدادی سامان سپلائی کرنے کے لئے تیار رہیں۔

* ڈپٹی کمشنروں سے کہا گیا ہے کہ وہ چوکس رہیں۔ اور صحیح اطلاعات مہیا کریں تاکہ لوگوں کو بروقت امدادی سامان مہیا کیا جا سکے۔ گورنر نے تمام محکموں سے کہا ہے کہ وہ ہوشیار رہیں۔ اور جہاں کہیں انہیں تباہی سر اٹھاتی ہوئی نظر آئے وہ اس کی اطلاع دیں۔ جنرل اعظم خاں نے محکمہ ڈاک و تار کے افسروں سے کہا ہے کہ وہ ہنگامی بنیاد پر خلیج بنگالہ کے جزیروں اور جنوبی علاقوں سے ٹیلیفون کا رابطہ قائم کریں۔ آپ نے ریڈکراس اور دیگر رضاکارانہ ایجنسیوں کے ساتھ مل کر امدادی کام کرنے کی بھی تلقین کی ہے اور یقین دلایا ہے کہ جس علاقہ میں لوگ اپنی مدد آپ کے تحت اس طوفان کا مقابلہ کریں گے وہاں حکومت ہر ممکن امداد مہیا کرے گی۔

## ترکیہ کی اسمبلی نے نئے آئین کی منظوری دے دی

### نئی پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی جنرل گرسل کی طرف سے فوج کو سیاست سے الگ رکھنے کا مشورہ

انقرہ ۲۹ مئی۔ قومی اسمبلی نے ایک جمہوری آئین کی منظوری دے دی۔ اس طرح جنرل گرسل کی قیادت میں دوبارہ جمہوریت قائم کرنے کے لئے ایک اور مرحلہ طے کر لیا گیا ہے۔ جنرل گرسل نے گزشتہ سال انقلاب کے بعد اقتدار سنبھالا تھا۔ ترکیہ میں جمہوریت کی بحالی کے سلسلہ میں آئندہ اہم مرحلہ انتخابات کا ہوگا۔ موجودہ پروگرام کے مطابق ترکیہ میں انتخابات موسم خزاں میں ہونے والے ہیں۔ نیا آئین ۲۶۱ ووٹوں کی حمایت سے منظور کیا گیا۔ دو رکن غیر جانبدار رہے۔ اسمبلی کے ۲۷۳ ارکان میں سے دس ممبر کل کے اجلاس میں حاضر نہیں تھے۔ جنرل گرسل نے آئین پر رائے شماری کے بعد اسمبلی کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ نیا دستور ہر لحاظ سے مکمل نہیں۔ لیکن یہ ملکی ضرورتیں پوری کرسکتا ہے۔

یہ آئین ساز اسمبلی منتخب نمائندوں کے ایوان اور انقلابی فوجی حکام کی اتحاد کمیٹی پر مشتمل تھی۔ نیا آئین جو طویل اور سخت مباحثوں کے بعد منظور کیا گیا۔ اس میں دو ایوانوں کی خود مختار پارلیمنٹ قائم کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ پارلیمنٹ کا ایوان زیریں بالغ رائے دہندگی کی بنیاد پر منتخب کیا جائے گا۔ ڈی۔ پی۔ اے کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ جنرل گرسل نے کل رات انقلاب کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فوج کو سیاست سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔ انہوں نے سیاسی پارٹیوں پر زور دیا کہ آپس میں لڑنے کی بجائے ملک کو متحد کرنے کی کوشش کریں۔

## محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب یورپ تشریف لے جانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

### احباب آپکی کامل و عاجل شفایابی اور بخیریت مراجعت کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں

ربوہ ۲۹ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر بغرض علاج یورپ جانے کے لئے کل صبح چار بجے بذریعہ موٹر کار ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے تھے کل ہی آپ بذریعہ تیزگام وہاں سے کراچی روانہ ہوگئے ہیں۔ جہاں سے آپ ۳۱ مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہوں گے۔ اور پھر وہاں سے علاج کے لئے سوئٹزرلینڈ تشریف لے جائیں گے۔

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف گزشتہ سال سے prolapsed disc کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت، بزرگان سلسلہ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ وہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور کامل شفایابی اور بامراد مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ - مئی ۶۱ء

# باری تعالےٰ کے وجود کی ایک عقلی دلیل

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اپنے وجود کے بارے میں عقلی دلائل بھی دئے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ سورۃ غاشیہ میں فرماتا ہے :-

افلا ینظرون الی الابل
کیف خلقت والی السماء
کیف رفعت .....الخ

یعنی کیا پس نہیں دیکھتے وہ اونٹ کی طرف کہ وہ کس طرح بنایا گیا ہے اور آسمان کی طرف کہ کس طرح وہ بلند کیا گیا ہے.....

اسی طرح کئی جگہ اللہ تعالیٰ نے یہی دلیل مختلف مظاہر قدرت اور انسانی نفس تک کی بناوٹ کا ذکر کرکے عقل کو اپیل کی ہے۔ اس دلیل کا ماحصل یہ ہے کہ یہ پرحکمت کارخانۂ قدرت اپنے آپ نہیں بن گیا بلکہ اس میں حکمتوں کا پایا جانا اس امر کا ثبوت ہے کہ اس کو بنانے والی کوئی صاحب عقل ہستی ہے جو بڑا حکیم ہے جس نے ہر چیز کو بنایا ہے بعض حکمتیں ایسی رکھی ہیں جن کو انسانی عقل بھی محسوس کر سکتی ہے۔ دلیل کا بنیادی نکتہ یہی ہے مگر حیرانی ہے کہ بعض عقلمند کہلانے والے لوگ بھی اس بنیادی نکتہ کو نظرانداز کرکے بعض نہایت غیر متعلقہ باتیں کہنے لگتے ہیں۔ چنانچہ اس کی مثال ایک بھارتی اردو ماہنامہ سے ذیل میں درج کی جاتی ہے :-

"کیا یہ آسمان و زمین، یہ وسیع کائنات یہ بے شمار مخلوق اور یہ نظام عالم آپ ہی آپ وجود میں آ گیا؟ سورج کا روزانہ ایک مقررہ وقت پر نکلنا، موسموں کا مخصوص حالات کے ساتھ رونما ہونا، چاند کا ایک طور پر گھٹنا بڑھنا اور اسی طرح کے تمام نوامیس طبعی و مظاہر فطرت کیا اس امر کی دلیل نہیں کہ ان سب کا پیدا کرنے والا اور سنبھالنے والا کوئی اور ہے۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی چیز بغیر خالق کے اپنے آپ پیدا ہو جائے، کیا عقل انسانی باور کر سکتی ہے کہ دھواں اٹھے اور آگ کا وجود نہ مانا جائے" ـــــ یہ تھا خلاصہ ان دلائل کا جو ایک عالم دین کسی ملحد کے سامنے بیان کر رہا تھا ـــــ میں ان دلائل کو سن کر ایک خاص قسم کے ایقان کی روشنی دل و دماغ میں محسوس کر رہا تھا اور خوش تھا کہ ملحدان دلائل کی تردید کبھی نہیں کر سکتا۔

اس نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا اور بولا ـــــ "اگر یہ تمام چیزیں، یہ جملہ کیفیات از خود پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اور ان کے لئے خالق کا تصور ضروری ہے ـــــ تو بتائیے کہ خدا کو کس نے بنایا اور وہ از خود کیونکر پیدا ہو گیا" ـــــ عالم دین نے یہ سن کر کہا کہ "اے بیوقوف، تو بالکل نہیں سمجھا۔ خدا ازلی و ابدی ہے، اس کو کسی نے نہیں بنایا، بلکہ اس نے سب کو بنایا ہے؛ اس لئے تیرا یہ اعتراض بالکل غلط ہے"! ملحد نے کہا کہ :-

"خوب جو آپ کا دعوےٰ ہے وہی آپ کی دلیل ہے۔ اگر آپ کسی کو از خود پیدا ہونے والا مان سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کائنات کو ایسا نہ مانیں اور اگر کائنات کے لئے یہ ممکن نہیں تو پھر خدا کے لئے اس کا امکان کیوں ہو؟"

میں یہ سن کر غصہ سے بیتاب ہو گیا اور عالم دین سے مخاطب ہو کر بولا :- "حضرت یہ شیطان ہے اس سے گفتگو نہ کیجئے، لاحول پڑھئے اور کہہ دیجئے کہ ہم نے خدا کو بلا کسی دلیل کے پہچانا ہے" ـــــ ملحد یہ سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور یہ کہتا ہوا چل دیا کہ :-

"اگر بے دلیل کسی بات کا ماننا درست ہو سکتا ہے تو دلیل کے ساتھ کسی بات کو نہ ماننا اور زیادہ درست ہے"۔

عالم دین نے مجھے دیکھا اور کہا :- "معاذ اللہ، شیطان بھی کس کس طرح انسان کو بہکاتا ہے"۔

میں بھی خاموش دیر تک سوچتا رہا کہ :- "کیا عقل انسانی واقعی دنیا کی کوئی گمراہی ہے"۔

اصل دلیل جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے شروع کی سطروں میں بیان کر دی گئی ہے مگر ملحد نے اصل دلیل کو تو چھوڑ دیا اور صرف کسی چیز کے دوسری چیز کے پیدا کرنے کے منفرد تصور کو لیکر بیٹھ گیا۔ دلیل یہ نہیں ہے کہ ہر چیز کو دوسری چیز پیدا کرتی ہے اس لئے یہ دنیا بھی اپنا کوئی خالق رکھتی ہے۔ یہ بات تو نہایت نامعقول ہے۔ محض ایک چیز کا دوسری چیز کا خالق ہونا کچھ بھی ثابت نہیں کرتا۔ اور جو عقلی دلیل اس پیرائے میں اللہ تعالیٰ کے وجود کے ثبوت میں دی جاتی ہے اس کا منشا ہرگز منفرد پیدائش نہیں۔ ایک ماں جو بچّہ کو جنم دیتی ہے بچّہ کو پیدا کرنے والی کہلا سکتی ہے مگر وہ بچّہ کو بنانے والی نہیں کیونکہ اسنے وہ تمام قوتیں بالارادہ نہیں رکھیں جو بچّہ کے وجود میں پائی جاتی ہیں۔ ماں کو تو یہ بھی علم نہیں ہو سکتا کہ یہ باتیں بچّہ میں کب اور کس طرح پیدا ہوئیں۔ وہ بچّہ کی اس معنی میں صرف خالق ہے کہ اسکے ذریعہ ایک وجود معرض وجود میں آیا ہے وہ صرف ایک ذریعہ پیدائش ہے۔ حقیقی خالق کوئی اور ہے اور وہ وہ ہستی ہے جو بچّہ میں وہ حکمتیں رکھتا ہے جس کا وہ حامل ہوتا ہے۔ تاہم منفرد پیدائش کی یہ ایک مثال ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ اس پرحکمت کارخانۂ قدرت کا کوئی بنانے والا وجود ہے تو اس کا مطلب مادی پیدائش نہیں بلکہ حقیقی عقلی پیدائش ہے۔

عام طور پر یہ مثال بیان کی جاتی ہے کہ ہم دیکھتے ہیں یہ میز ہے۔ میز کو دیکھ کر ہمارا خیال میز کے بنانے والے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ انتقال ذہن اس لئے نہیں ہوتا کہ ہر چیز کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس لئے منتقل ہوتا ہے کہ میز بنانے میں کسی صاحب عقل کا درک ہے جس نے پہلے اس کا ڈیزائن سوچا اور پھر عقل اور آلات استعمال کرکے اس ڈیزائن کو جامۂ عمل پہنایا جس کے نتیجہ میں بے ڈول سی لکڑی میز کی صورت میں منتقل ہو گئی۔ میز لکڑی کے اندر موجود تھا مگر خود لکڑی میں یہ قوت نہیں تھی کہ وہ خود بخود میز بن جاتی بلکہ ایک صاحب عقل فن کار کی ضرورت تھی جو اس بے ڈول لکڑی میں سے خوبصورت میز نکال لائے۔ چنانچہ میز کو دیکھ کر ہم یہ اندازہ بھی کیا کرتے ہیں کہ اس کا بنانیوالا ماہر کاریگر ہے یا عطائی اور خام کار ہے۔ اگر میز بہت اچھی ہو گی اور اس میں عقلمندی خرچ ہوئی ہو گی مثلاً اس کو اس طرح بنایا گیا ہو گا کہ ظاہری شکل و صورت کی خوبصورتی کے علاوہ وہ زیادہ کارآمد بھی ہو گی تو ہم کہیں گے کہ اس کا بنانے والا اچھا کاریگر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ محض بنانا کوئی چیز نہیں ہے اور نہ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس کو کسی کاریگر مستری نے سوچا اور موجودہ صورت میں منتقل کیا ہے۔ ورنہ منفرد پیدائش کے لحاظ سے تو ماں بھی بچّہ پیدا کرتی ہے وہ صرف پیدا کرتی ہے بچّہ کو بناتی نہیں ہے۔

جب ہم کہتے ہیں کہ میز بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ تو اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہوتا کہ ہر چیز کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بے ڈول لکڑی سے میز جیسی خوبصورت اور کارآمد چیز کو بنانے والا کوئی کاریگر صاحب عقل وجود ہونا چاہیئے۔ اس لئے جب یہ ثابت ہو جائے کہ میز کا بنانے والا کوئی صاحب عقل کاریگر مستری ہے تو یہ سوال اٹھانا کہ پھر مستری کو کس نے بنایا ہے جاہلانہ سوال ہے عاقلانہ سوال نہیں۔ اگر دلیل صرف اتنقدر ہوتی کہ میز خود بخود نہیں بن سکتی بلکہ ہر چیز کا چونکہ کوئی نہ کوئی خالق ہوتا ہے تو پھر یہ سوال قدرتاً پیدا ہو سکتا تھا کہ اچھا اگر میز کا بنانے والا مستری ہے تو مستری کا بنانے والا کون ہے مگر چونکہ دلیل یہ نہیں ہے بلکہ دلیل یہ ہے کہ ایسی خوبصورت اور کارآمد چیز بغیر صاحبِ عقل و ہنر انسان کے خود بخود نہیں بن سکتی اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ مستری کو بنانے والا کون ہے تا وقتیکہ خود مستری کی پرحکمت خلقت کا سوال پیدا نہ ہو جب یہ سوال پیدا ہو کہ مستری ایک انسان ہے جس کے وجود میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں لاکھوں بھی نہیں بے شمار حکمتیں پائی جاتی ہیں تو سوال پیدا ہو گا کہ ایسا وجود جس کے بنانے میں بے انتہا عقل اور بے انتہاء حکمتیں خرچ ہوئی ہیں خود بخود وجود میں نہیں آ سکتا ہو نہ ہو اسکو بنانے والی کوئی ایسی ہستی ہے جو اتھاہ عقل و حکمت کی مالک ہے جس نے مستری کے وجود کو باریک در باریک حکمتوں سے بنایا ہے۔

پھر غور کیجئے دلیل یہ نہیں ہے کہ ہر چیز کو بنانے والا کوئی دوسرا وجود ہونا چاہیئے بلکہ دلیل یہ ہے کہ جو حکمتیں کسی وجود کے بنانے میں موجود ہیں وہ خود اس وجود کا اپنا کام نہیں جس طرح لکڑی خود بخود خوبصورت اور کارآمد میز میں بغیر ایک صاحب عقل وجود کے نہیں ڈھل سکتی اسی طرح مستری کا پرحکمت وجود بھی خود بخود ظہور میں نہیں آ سکتا۔ ضرور ہے کہ اس کو بنانے والا کوئی صاحب عقل وجود ہو جو مستری سے اسی طرح علیحدہ ہو جس طرح مستری کا وجود میز بنانے کی صورت میں لکڑی کے وجود سے علیحدہ ہے۔

عقل کے استعمال کے بھی کچھ قواعد ہیں اگر ان قواعد سے کوئی خیال باہر ہو گا تو وہ دیوانہ کی بڑ کہلائیگا نہ کہ کسی عقلمند کی دلیل۔ جب سوال یہ ہے ہی نہیں کہ ہر چیز کو پیدا کرنے کے لئے دوسرا وجود ہونا لازمی ہے تو اس دلیل سے کہ اس پرحکمت کارخانۂ قدرت کو بنانے والا کوئی صاحب عقل وجود ہونا چاہیئے یہ سوال کس طرح پیدا ہو سکتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ کو کس نے بنایا ہے؟ کیونکہ یہاں یہ سوال درپیش نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں

(باقی ملاحظہ ہو صٹ پر)

# پینتالیس ڈگری شمال و جنوب میں عبادات کے اوقات

از مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب رکن مجلس افتاء

پینتالیس ڈگری شمال و جنوب یعنی غیر معمولی موسم سے دوچار ہونے والے علاقوں میں عبادات کے اوقات مقرر کرنے کا معاملہ ان دنوں مجلس افتاء کے زیر غور ہے۔ مجلس نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۶ ۔۔ / ۶۱ میں مولانا ابوالعطاء صاحب۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے۔ ایل ایل۔بی اور صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب (اراکین مجلس) کے ذمہ اس بارہ میں اپنی تحقیقات پیش کرنے کا کام لگایا تھا۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اس تعلق میں اپنی تحقیقات پر مشتمل جو نوٹ لکھا ہے۔ وہ اس غرض سے شائع کیا جا رہا ہے کہ قارئین میں سے اگر کوئی اور دوست بھی چاہیں تو اپنی علمی تحقیق خاکسار کو بھجوا دیں۔ یا اس مضمون میں اگر انہیں کوئی عملی مشکلات نظر آئیں۔ جن سے غیر معمولی علاقوں کے رہنے والے مسلمان دوچار ہو سکتے ہیں۔ تو ان کی نشاندہی کر دیں۔ مضمون مرتب اور مختصر ہونا چاہیئے۔

خاکسار:۔ ناظم مجلس افتاء

## سوال

انتہائی شمالی اور جنوبی علاقوں میں جہاں گرمیوں اور سردیوں میں دن رات کی لمبائی چھوٹائی غیر معمولی ہوتی ہے نماز اور روزے کے اوقات کی تعیین کا کیا طریق ہونا چاہیئے۔

## جواب

اس بارے میں سب سے پہلے اس بات کا فیصلہ ضروری ہے کہ غیر معمولی اور معمولی کی تعیین کس طرح ہو۔ نیز یہ کہ کیا کوئی ایسا خط کھینچا جا سکتا ہے۔ جس کی بناء پر دنیا کو معمولی یعنی نارمل Normal اور غیر معمولی یعنی Abnormal علاقوں میں تقسیم کیا جا سکے۔ اسی طرح کیا کوئی ایسی شرعی یا عقلی دلیل ہے جس کی بناء پر اس قسم کی تعیین کی جا سکے۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے اپنی کتاب Introduction to Islam میں نیز اسلامک ریویو میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ خط استوا کے دونوں طرف 45° کو معمولی اور غیر معمولی علاقوں کے درمیان حد فاصل قرار دیا جائے اور ان دونوں خطوں کے درمیان کا علاقہ نارمل قرار دیا جائے۔ جہاں کے مسلمان اپنے اوقات صوم و صلوٰۃ سورج کے مطابق مقرر کریں۔ اور ان دونوں خطوں سے باہر کا علاقہ غیر معمولی ہو۔ جہاں کے لوگ سورج کی بناء پر نہیں۔ بلکہ گھڑی کے مطابق نماز اور روزے کے اوقات مقرر کریں لیکن یہ فیصلہ تو صرف یہ کہ Arbitrary ہے بلکہ بے دلیل بھی۔ اس لئے کہ:۔

اوّل — اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں

دوئم — اس کی کوئی عقلی دلیل نہیں

45° شمال میں ۲۲ جون کو سورج ۱۳-۴ بجے پر طلوع ہوتا اور ۵۰-۷ پر غروب ہوتا (اسلامک ریویو) گویا دن کی لمبائی زیادہ سے زیادہ ۱۵ گھنٹے اور ۲۵ منٹ ہوتی ہے اور اسے غیر معمولی نہیں کہا جا سکتا۔

سوم۔ اگر ان علاقوں میں دن اور رات کی لمبائی اور چھوٹائی زیادہ ہو جاتی ہے تو بہار و خزاں میں دن رات کی لمبائی برابر بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے مطلقاً یہ فیصلہ کر دینا کہ اس سے اوپر کے علاقے کے لوگ گھڑی کے مطابق اوقات کی تعیین کریں۔ صحیح نہیں ہو سکتا۔

چہارم۔ عقلاً بھی یہ فیصلہ صحیح نہیں کیونکہ اگر 45° کو حد فاصل قرار دیا جائے تو اس طرح دنیا قریباً دو مساوی حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات عقل کے خلاف ہے۔ کہ معمولی اور غیر معمولی مساوی ہوں۔ انسانی عقل اپنے تجربہ کی بناء پر فیصلہ کرتی ہے۔ کہ ہر چیز میں معمولی کی تعداد غیر معمولی سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان وجوہ کی بناء پر یہ فیصلہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

میں نے اس بارے میں ایک سوالنامہ تیار کر کے مختلف جغرافیہ دانوں کو بھجوایا تھا اور خود بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ اس بارے میں مناسب کتابیں یہاں سے مہیا نہیں ہو سکیں۔ اور نہ ہی محترمہ مس قاضی کے سوا (جو جامعہ نصرت میں جغرافیہ کی پروفیسر ہیں) کسی کی طرف سے اس سوالنامہ کا جواب موصول ہوا ہے۔ تاہم جو معلومات مجھے حاصل ہو سکی ہیں۔ ان کی بناء پر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس قسم کا کوئی جغرافیائی خط کھینچنا جو کہ دنیا کو رات اور دن کی لمبائی چھوٹائی کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دے۔ ممکن نہیں۔ کیونکہ قطبین کو چھوڑ کر دنیا کا کوئی علاقہ بھی ایسا نہیں۔ جہاں سارا سال رات اور دن کی لمبائی چھوٹائی غیر معمولی رہے۔ شمال اور جنوب میں اگر بعض علاقوں میں گرمیوں سردیوں میں دن اور رات دو دو مہینے لمبے چلتے ہیں۔ تو مارچ اور ستمبر میں وہ معمول پر بھی آ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ½66° سے آگے بھی جہاں سے Arctic belt شروع ہوتی ہے یہی بات نظر آتی ہے۔ پس اس بناء پر اس قسم کا کوئی خط کھینچنا ممکن نہیں۔ اس لئے جو بھی خط توڑ دیا جائے گا۔ کسی اصول اور دلیل کی بناء پر نہیں علاقہ اور مقام کی تعیین کئے دیا جائے گا۔ اور جس علاقہ پر وہ دلیل چسپاں ہوتی ہوگی۔ اس کے مطابق اس علاقہ کو معمولی اور غیر معمولی قرار دیا جائے۔''

دوسرا سوال جو اس ضمن میں قابل حل ہے یہ ہے کہ آیا صرف ان علاقوں یا ان موسموں کو غیر معمولی قرار دیا جائے۔ جہاں اور جب دن رات کی لمبائی چھوٹائی ۲۴ گھنٹے سے زیادہ ہوتی ہے۔ یا ان علاقوں کو بھی غیر معمولی قرار دیا جا سکتا ہے۔ جہاں اگرچہ ۲۴ گھنٹے کے اندر دن اور رات اپنا چکر پورا کر لیتے ہیں۔ لیکن غیر معمولی لمبے یا چھوٹے ہوتے ہیں۔ یعنی یا تو دن چھوٹا ہوتا ہے کہ سورج دس پندرہ منٹ کے لئے افق پر نظر آ کر غائب ہو جاتا ہے۔ یا رات اتنی چھوٹی کہ سورج چند منٹ غائب رہ کر پھر طلوع کرتا ہے۔

جہاں تک ان علاقوں کا تعلق ہے جہاں دن رات ۲۴ گھنٹے سے لمبے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق تو کوئی مشکل نہیں کیونکہ حضرت نبی کریمؐ کی ''حدیث دجال'' نے ان کا فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ غیر معمولی علاقے ہیں جن کے متعلق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اُقدُروا لَهُ کہ ایسی جگہوں میں وقت کا اندازہ کر لیا کرنا۔ مشکل اُن علاقوں کے متعلق پیش آتی ہے جہاں ۲۴ گھنٹے کے اندر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ لیکن دن اور رات غیر معمولی لمبے ہوتے ہیں۔ ان علاقوں کے متعلق اس حدیث سے کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ کیونکہ اس حدیث میں سوال ان حالات کے متعلق ہے جبکہ دن رات ۲۴ گھنٹے سے زیادہ لمبے ہوں۔

بایں وجوہ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم کوئی ایسی دلیل شرعی تلاش کریں جس کی بناء پر ہم یہ فیصلہ کر سکیں کہ کن حالات اور کن وجوہ کی بناء پر ہم دن اور رات کی لمبائی چھوٹائی کو معمولی یا غیر معمولی قرار دے سکتے ہیں۔

میرے نزدیک اس بارے میں سورہ اسراء کی آیت أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ایک قطعی دلیل ہے۔ جس سے یہ مشکل بآسانی حل ہو جاتی ہے۔ اس آیت میں نماز کے اوقات دلوک شمس یعنی زوال سے لے کر غسق لیل یعنی رات کی تاریکی کے اچھی طرح پھیل جانے تک اور پھر فجر بتائے گئے ہیں۔ اس آیت کی بناء پر وہ علاقہ یا کسی علاقے کا وہ موسم جس میں زوال، غسق لیل اور فجر کے اوقات ہوتے ہیں معمولی قرار پائے گا اور وہاں نمازوں کے اوقات سورج کے مطابق ہوں گے لیکن وہ علاقے جہاں زوال، غسق اور فجر کے اوقات یا اُن میں سے کوئی ایک وقت نہیں ہوتا وہ علاقے غیر معمولی قرار پائیں گے اور وہاں کے مسلمان گھڑی کے مطابق نمازیں پڑھیں گے تو بعض دوسرے علاقے اگر سردی گرمی میں گھڑی کے مطابق نماز ادا کریں گے تو بہار و خزاں کے موسم میں جب رات دن اعتدال پر آ جائیں گے۔ وہ لوگ سورج کے مطابق نمازیں ادا کریں گے۔

## غیر معمولی علاقوں (Abnormal regions) میں روزہ کے احکام

روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ پر فرض ہے خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں رہتا ہو سوائے اس کے کہ مسافر ہو یا مریض ہو۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ یہ روزے رمضان کے مہینے میں رکھنے ہوتے ہیں۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ روزے کا وقت فجر صادق کے طلوع سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ لیکن وہ علاقے جو غیر معمولی ہیں جہاں فجر کا وقت نہیں ہوتا وہاں روزہ اوقات

کا خیال نہیں رکھا جائے گا۔ لیکن رمضان کے روزے بہرحال ان کو رکھنے پڑیں گے۔ اس لئے کہ کُتِبَ عَلَیْکُمْ اور فَلْیَصُمْہُ کے الفاظ وجوب پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمْ کا حکم استحبابی ہے نیز روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

اب سوال یہ باقی رہتا ہے کہ ان غیر معمولی علاقوں کے لوگ روزوں کے لئے کون سے اوقات مقرر کریں۔ کیونکہ ان علاقوں کے لوگ بہار و خزاں میں تو معمول کے مطابق روزہ رکھیں گے۔ لیکن جب دن رات کی لمبائی زیادہ ہو جائے گی تو وہ سورج کا خیال نہیں کریں گے بلکہ گھڑی کے مطابق روزہ رکھیں گے۔ سو اس کے دو طریق ہو سکتے ہیں اوّل یہ کہ مکہ جو "اُمّ القریٰ" ہے اس کے اوقات کا لحاظ رکھا جائے۔ دوسرے یہ کہ دن اور رات کو بارہ بارہ گھنٹوں میں تقسیم کر لیا جائے۔ بارہ گھنٹے کا دن اور بارہ گھنٹے کی رات تصور کی جائے۔ پھر ان بارہ گھنٹوں میں ڈیڑھ گھنٹہ جو طلوعِ فجر سے طلوعِ شمس تک کا وقت ہے شامل کر کے ۱/۲ ۱۳ گھنٹے کا روزہ رکھا جائے۔ ایک اور بھی صورت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس سے قطب شمالی کے قریب کے لوگ جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور وہ صورت یہ ہے کہ ان علاقہ کے لوگوں کا حکم مسافر کا حکم قرار دیا جائے۔ کہ رمضان اگر سردی گرمی میں آئے تو یہ لوگ ان دنوں میں روزہ نہ رکھیں بلکہ اس کی گنتی کو بہار و خزاں کے موسم میں پورا کریں۔ لیکن اس طرح سے یہ لوگ رمضان کی برکات سے مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے تینوں میں سے بہترین صورت یہی ہے کہ "اُمّ القریٰ" کے اوقات کے مطابق روزہ رکھیں۔

## غیر معمولی علاقوں میں نماز کے اوقات

نماز اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن اور ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ نمازیں دن رات میں پانچ ہیں جیسا کہ فرمانِ نبوی خمس صلوٰت سے ثابت ہوتا ہے اور یہ اپنے مقررہ اوقات پر ادا کرنی واجب ہیں۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ اوقاتِ نماز آیتِ قرآنی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ نیز آیت فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ (روم) سے اجمالاً اور احادیثِ نبوی سے تفصیلاً معلوم ہوتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسا علاقہ ہو جہاں زوال کا وقت نہ ہو یا غسق اللیل یا فجر کا وقت نہ ہو تو وہ کیا کریں؟ کیا ان سے نمازیں ساقط ہو جائیں گی یا تعینِ وقت کا حکم ساقط ہوگا؟۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پانچ نمازیں اسلام کا رکن ہیں۔ اور ان کا حکم کسی حال میں ساقط نہیں ہو سکتا۔ ہاں ایسے حالات میں وقت کی تعیین باقی نہیں رہے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّہَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ عَلَیْکُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (مزمل) یعنی رات اور دن کی تعیین اور اندازہ اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ ایسے علاقے یا حالات ہو سکتے ہیں جبکہ تم ان اوقات کو قائم نہیں رکھ سکو گے۔ اس لئے اس نے اوقات کے بارے میں تمہیں رخصت دیدی ہے۔ پس تم نمازیں پڑھو (یعنی اصل حکم خمس صلوٰت کو قائم رکھو) اور نماز میں قرآن کریم جتنا آسانی سے پڑھ سکو پڑھو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تقدیرِ لیل و نہار کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ انسان نمازوں کے اوقات پر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس صورت میں اس حکم میں رخصت ہو جاتی ہے لیکن اصل حکم یعنی نمازوں کا قائم رہتا ہے جیسا کہ فَاقْرَءُوْا امر کے صیغہ سے ظاہر ہے یاد رہے کہ یہاں قرأت کے حکم سے مراد نماز ہے اور مفسرین نے اقرءوا کا مطلب صلّوا لیا ہے۔ جیسا کہ قُمِ الَّیْلَ کا مطلب صلّ اللیل ہے۔ دیکھیں کشاف و روح المعانی) اور حدیث اُقْدُرُوْا لَہٗ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ پس ایسے علاقوں میں جہاں دن رات غیر معمولی لمبے ہوتے ہیں اور سردیوں میں زوال کا وقت اور گرمیوں میں غسق اللیل اور فجر کا وقت نہیں ہوتا وہاں نماز کے متعینہ اوقات باقی نہیں رہیں گے بلکہ وہ لوگ گھڑی کے مطابق اپنے لئے اوقات مقرر کریں گے۔

رہا یہ سوال کہ یہ اوقات کون سے ہوں تو میرے خیال میں اس کے متعلق ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ ہم لوگ صرف اصولی رنگ میں فتویٰ دے سکتے ہیں۔ اوقات کا متعین کرنا وہاں کے مقامی لوگوں پر چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ اپنے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فاصلے فاصلے سے پانچوں نمازوں کے اوقات مقرر کریں۔

---

## نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تم بزمِ کائنات کے نقش و نگار ہو
تم گلشنِ حیات کی دائم بہار ہو

قائم ہے آب و رنگ تمہیں سے جہان کا
تم ہی شبابِ ارض و سما کا نکھار ہو

اس عالمِ بسیط پہ لائے ہو رحمتیں
تم ہی تو وجہِ رحمتِ پروردگار ہو

نیکی۔ خلوص۔ خلق و مروّت کے واسطے
خورشیدِ ضو فشاں کی طرح آشکار ہو

نغمہ طرازِ ربطِ بہشتی تمہیں سے ہے
فردوسِ ہست و بود کے آئینہ دار ہو

آشفتگیٔ ذہن کو تم سے سکوں ملا
بے تابیٔ قلوب کا تم ہی قرار ہو

روح و رواں ہو گلشنِ آفاق کے تمہی
آئینۂ تجلّیٔ پروردگار ہو

آرائشِ حیات کا جوہر تمہیں تو ہو
تزئینِ شش جہات کا دار و مدار ہو

تسکینِ قلب و روح کی جنّت یہی تو ہے
دیدار ہو حضور کا اور بار بار ہو

محروم و نامراد رہے گا تمام عمر
بعد از خدا حضور سے جسکو نہ پیار ہو

تعریف میں رسول کی رطب اللساں ہو شوقؔ
تم پر خدا کے فضل کی بارش ہزار ہو

عبدالحمید شوق۔ لاہور

# احمدیہ مشن غانا مغربی افریقہ کی تبلیغی تربیتی اور تعلیمی مساعی

## نوے اشخاص کا قبول اسلام۔ اہم شخصیتوں سے ملاقاتیں۔ ریڈیو پر تقاریر

## لٹریچر کی وسیع اشاعت

(از مکرم مولوی نذیر احمد مبشر انچارج احمدیہ مشن غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(۲)

"مانچسٹر گارڈین" کا نمائندہ انٹرویو کے لئے مشن ہاؤس میں آیا۔ اس نے مشن ہاؤس سے باہر بورڈ پر چسپاں ٹریکٹوں کا مطالعہ کرتے ہوئے لوگوں کی تصاویر لیے علاوہ مشن اور قریشی صاحب کی تصاویر لیں اور اختصار کے ساتھ تاریخ احمدیت پر نوٹ لئے۔

وزیر تعلیم غانا سے ملاقات کر کے ان کی خدمت میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کتاب پیش کی گئی جو انہوں نے خوشی سے قبول کی کتاب کی پیشکش کے وقت قریشی مقبول احمد صاحب اور حافظ بشیر الدین صاحب کی معیت میں وزیر تعلیم کے ساتھ تصاویر لی گئیں۔

مسٹر عبدالوہاب بن آدم برونگ اہافو ریجن میں تعلیم وتربیت جماعت اور تبلیغی فرائض ادا کرتے رہے جلسہ سالانہ اور مسجد احمدیہ وا کے افتتاح کے موقعہ پر انہوں نے لیکچر دئے مارشل ٹیٹو کی استقبالیہ تقریب پر انہیں بھی دعوت نامہ بھیجا گیا تھا۔ اس لئے وہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کماسی سے تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے اس سہ ماہی میں یونیورسٹی کالج غانا کے طلباء کے سامنے "افریقہ میں اسلام کی کامیابی کی وجوہات" کے عنوان پر تقریر کی یہ عنوان خود طلبہ کالج نے تجویز کیا جس سے عیاں ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ یہ محسوس کر رہا ہے کہ اسلام دن بدن کامیاب ہو رہا ہے۔ تقریر میں اسلامی تعلیم کے مکمل طور پر ہر شعبہ حیات میں راہنمائی کرنے اخوت مساوات تمام انبیاء پر ایمان لانے اور اس تعلیم کے عقل کے مطابق ہونے پر خاص طور پر زور دیا گیا۔ تقریر کے بعد سوا گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ سامعین میں طلباء کے علاوہ بعض ممبران سٹاف اور متحدہ عرب جمہوریہ کے غانا میں کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر مکرم عبدالعزیز صاحب حلمی بھی شامل تھے۔ انہوں نے کلیم صاحب کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ عیسائیت کے اعتقادات کا ماخذ مصری اور رومی مشرکانہ اعتقادات ہیں یونیورسٹی کی کرسچن موومنٹ کے سکرٹری نے کہا کہ مسیح کے صلیب پر نہ مرنے اور طبعی موت کی قائل صرف احمدیہ جماعت ہے: باقی تمام مسلمان عیسائیوں کی طرح مسیح کے آسمان پر زندہ جانیکے معتقد ہیں۔ کلیم صاحب نے اس کا جواب قرآن کریم سے دیا کہ قرآن کریم کی رو سے حضرت مسیح آسمان پر زندہ نہیں گئے بلکہ وہ دوسرے انبیاء کی طرح طبعی موت وفات پا گئے۔ حلمی صاحب مولوی کلیم صاحب کی تائید میں بولنا چاہتے تھے۔ لیکن صدر نے انہیں بولنے کی اجازت نہ دی۔ بعد میں حلمی صاحب نے کہا کہ حافظ ابن قیم نے لکھا ہے کہ حیات مسیح اور رفع جسمانی کا عقیدہ مسلمانوں میں عیسائیوں سے آیا ہے۔

مباحثہ: ایک عربی دان معلم آدم کے ساتھ دو دن تک مولوی کلیم صاحب کا مناظرہ حیات و وفات مسیح ناصری پر ہوا۔ اس مناظرہ کے نتیجہ میں دس بارہ افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ کماسی مارکیٹ کے قریب باقاعدہ ہفتہ وار پبلک تبلیغی جلسے ہوتے رہے تبلیغی لٹریچر فروخت کرنے علاوہ مفت بھی تقسیم کیا گیا۔ اور کئی احباب کو اسلامی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں اخبار ٹروتھ زیر تبلیغ احباب کو باقاعدہ بھیجا جاتا رہا۔ روزنامہ اشانٹی پایونیر میں "افریقہ کا ماضی اور مستقبل" مضمون لکھکر شائع کروایا۔ اس میں زمانہ ماضی میں شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ترقیات کا ذکر کیا اور اسلام کے شاندار مستقبل کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام بھی نقل کیا اور بتایا کہ کس طرح گیارہ سال کے عرصہ کے اندر اس ارشاد کی صداقت واضح ہونی شروع ہو گئی ہے۔

کماسی میں عیدالفطر کی تقریب پر سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کی گراؤنڈ میں نماز ادا کی اس تقریب پر عیسائی اور مشرکوں کی کافی تعداد گراؤنڈ کے اردگرد خطبہ عید سننے کے لئے موجود تھی جب مارشل ٹیٹو کماسی گئے تو ریجنل کمشنر اشانٹی نے ان کے اعزاز میں ایک پارٹی دی۔ جس میں مولوی کلیم صاحب اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کو بھی مدعو کیا گیا۔ کلیم صاحب نے گورنمنٹ سیکنڈری سکول ٹیمالی میں "اسلام زندہ مذہب ہے" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ نیز عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے انفرادی طور پر متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر اور ڈائریکٹر آف کلچرل سنٹر۔ رومن کیتھولک بشپ۔ اشانٹی۔ پروفیسران یونیورسٹی کالج۔ ہیڈ ماسٹران و اساتذہ سکولز۔ ایڈیٹر ایوننگ نیوز۔ ریجنل ایجوکیشن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ منسٹر آف لیبر حکومت غانا سے ملاقات کی۔ . . . . دوران قیام کماسی میں قرآن کریم۔ بخاری اور فتاوی حضرت مسیح موعود کا درس دیا جاتا رہا۔ ایوننگ کلاسز میں بالغان کو یسرنا القرآن۔ قرآن مجید ناظرہ۔ ترجمہ قرآن مجید اور عربی اسباق دیتے رہے۔ چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ان کی مدد کرتے رہے مولوی کلیم صاحب احمدیہ سیکنڈری سکول میں عربی پڑھاتے رہے۔ اور بعض دوسرے عیسائی سکولز میں جا کر مسلمان طلبہ کو دینیات پڑھاتے رہے۔ انہوں نے سہ ماہی زیر رپورٹ میں دو ہزار دو صد میل سفر طے کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول۔ مسعود احمد خان صاحب ایم۔ اے چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی سکول کے کام کے علاوہ حتی المقدور تبلیغی کام میں بھی حصہ لیتے رہے

---

# اعلان نکاح

رانچی ۱۲ر مئی بعد نماز عصر خان بہادر الحاج سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی کے فرزند ارجمند سید لئیق احمد صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر "دی سینٹینل" کا نکاح خاکسار نے نسیمہ خاتون صاحبہ بنت سید محبوب الحسن صاحب مرحوم آف بھاگلپور کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

لڑکی کے ولی و برادر کلاں محترم ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ڈی۔ ٹی۔ ایم۔ اینڈ ایچ (لنڈن) بھاگلپور سے تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے خسر محترم و بھاگلپور کی مشہور گدی خلیفہ باغ کے سجادہ نشین اور علاقہ بھاگلپور کی مشہور و معروف شخصیت جناب شاہ فخر عالم صاحب اور شاہ صاحب موصوف کے ہونہار فرزند جناب شاہ آفتاب عالم صاحب۔ آئی۔ آر۔ اے۔ ایس مع دیگر احباب و اقرباء بھاگلپور سے تشریف لائے۔

تقریب خان بہادر سید محی الدین صاحب احمد کے بنگلہ پر منعقد ہوئی۔ رانچی کے معززین کثیر تعداد میں تقریب میں شریک ہوئے — محترم سید لئیق احمد صاحب مقامی جماعت کے ایک مخلص فرد ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو روحانی اور جسمانی اعتبار سے جانبین کے لئے بابرکت بنا دے آمین۔

خاکسار عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

— رانچی —

# درخواست دعا

(از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور ربوہ)

حضرت والد مرحوم مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کی خواہش تھی کہ ان کے خاندان میں قرآن کریم حفظ کرنے کا دستور قائم رہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے منجھلے بیٹے حافظ قدرت اللہ صاحب حال مبلغ ہالینڈ کو قرآن کریم حفظ کرایا۔ ان کی یہ خواہش خاکسار کے زیر نظر تھی کہ ایک دوست کو خواب میں مکرم والد صاحب کی اس خواہش کی طرف توجہ دلائی گئی انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ جس پر خاکسار نے اپنے بچے عزیز حفیظ الرحمان کو جس نے امسال چھٹی جماعت پاس کی ہے۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ میں داخل کرادیا ہے۔ چونکہ یہ اہم ذمہ داری کا مرحلہ ہے لہذا احباب کرام کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کو اور عزیز کو توفیق عطا فرما دے کہ یہ خواہش بدرجہ اتم جلد از جلد پوری ہو اور اسکے بہترین ثمرات سے اللہ تعالےٰ ہمارے خاندان کو نوازے۔

# درخواست دعا

خاکسار عرصہ پانچ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب خاکسار کی کامل صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

خواجہ محمد احمد غلہ منڈی

جڑانوالہ

# ششماہی جائزہ چندہ جات خدام الاحمدیہ

(قسط نمبر ۲)

## لاہور ڈویژن

۱۰۰ فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- قصور

بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس :- لاہور - ہانڈو - ہڑپارہ - گنج مغلپورہ - ڈسکہ - پنڈی بھاگو - نعرہ پور - ڈگری - گوجرانوالہ - گرمولا ورکاں - شیخوپورہ - چک ۱۸ بہوڑو - سانگلہ ہل - چوہڑکانہ - چک ۱۶۹ - اگرولہ - کریو - چک ۷۹ - بھائیوالی - بکھی اند کلیاں - چک ۵ - رتیاں - آنبر - کجر - کوٹ رحمت خاں - بیدا دپور -

نادہند مجالس :- پتوکی - رائیونڈ - چک ۶۴ - دھپ سڑی - کماں ہیلر - سوجڈال - پیرو چک - سیالکوٹ چھاؤنی - سوجنڈہ - کوٹ کریم بخش - سلیم پور - دوتہ زیدکا - انگا چانگریاں - گھٹیالیاں - بدو ملہی - کلاسوالہ - تلونڈی بالا سنگھ - بہلول پور - چشندرکے - منگو لے - بکھو بھٹی - بھڑی شاہ - نانوالہ - طیانوالہ - ریوکے - جھنڈا - جبرمیاں - ڈنڈپور - کوٹ ویاں - ڈگری گھماں - مالوکے بھگت - کوٹ دیا - ظفروال - بھاگووال - موسے والا - کھڑوہ - گھنوکے ججہ - لدھر - کرم سنگھ - صابو بھڈیار - دمرک - ڈیرہ بابا نواز - ساہو وال - بمبڑیال - کھیودا باجوہ - کھوالی - چوبرٹ منڈالا - مہندی پور - ترسکہ - سسال - میانوالی سندھواں - تلونڈی جھنڈراں - بلوکے - عہدی پور - معبوڈسی بیاں - خانانوالی - میانوالی - کوٹ دا گھمن - میانہ پنڈ - عینووالی - مالوکے تلے - بوکب - قیام پور - ادرا - کوٹ کوراں - جام کے ڈھنڈے - ننگو وی - سوہن کے - حافظ آباد - ٹکہ کونو - مدرسہ چٹھہ - پیسہ کوٹ ایلی - مانگٹ اونچے - سہاوا - منڈیالہ وڑائچ - پنڈی بھٹیاں - فیروز والہ - تلونڈی - کھجور والی - پریم کوٹ - نوجیانوالہ - ڈاہرانوالی - اکال گڑھ - پیرکوٹ - نوجیانوالہ - ڈاہرانوالی - اکال گڑھ - پیرکوٹ ثانی - قیام پور - سعد جی شاہ - رحماں - بھلوکے - نوٹیکی - دیونووالی - پیچ بہتہ - لوہیری والہ - سکانہ صاحب - بھینی شرقپور - چک ۱۱۷ - جھور - سید والہ - چک ۲۳ - دھاروال - چاند پور - کوٹ سوندھا - نانو ڈوگر - چک ۳/۵۳ - کوٹلی جھور - چک ۵۸ - مرڑ - سرانوالی - بھلا - چک ۲۹ - دھرنے - ستھیالی خوردہ -

بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس :- لاہور چھاؤنی - بوجوال - سیالکوٹ شہر - پسرور - نارووال - سنجرپور - وزیرآباد - تلونڈی - راہوالی - سہاکا - بھٹیاں -

## خیرپور ڈویژن

۱۰۰ فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- گوٹھ ننھے خاں - جمال پور - کنڈی -

بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس :- سکھر - روہڑی - جیکب آباد - لاڑکانہ - باڈہ - انور آباد -

نادہند مجالس :- گوٹھ شاہ محمد - گوٹھ غلام محمد - نواب شاہ - گوٹھ شاہ دین - گوٹھ امام بخش - کوٹ مولا بخش - ثمر آباد - مورو - چک ۱۲ دودھ - طالب آباد - دریا خاں مری - قاضی احمد - گوٹھ سردار محمد - نور -

بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس :- گوٹھ علی محمد - شکارپور - باندھی - کنڈیارہ - رحیم آباد - کمال ڈیرہ - گوٹھ فتح الدین -

## بہاولپور ڈویژن

۱۰۰ فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- چک ۸۴ الف نہر فتح - چک ۶۱ - ۱۴۰ مراد - چک ۱۸۳ مراد - اوچ شریف - احمد پور شرقیہ - چک ۱۹۳ - بہاولنگر - چک ۱۴۱ مراد - چک ۱۲۶ مراد - چک ۱۶۹/۷-R - چک ۱۸۴/۷-R - چک ۱۶۹/۷-R - چک ۱۰۳/۶-R - چک ۱۷۰/۷-R - چک ۱۰۲ نہر فتح -

بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس :- بہاولپور - منڈی ہیراں - چک ۲۲۳/۹-R - چک ۵۵/۴-R - چک ۱۰۳/۶-R - فورٹ عباس - بستی بابا جھنڈے خاں - خانپور - چک ۶۵ -

نادہند مجالس :- چک ۱۶۹ - چک ۳۲ - حمید آباد - چک ۶۳/D-B - چک ۹ - بستی نور پور - چک ۲۷/H-R - رحیم یار خاں - جھول - بیاقت پور - چک ۱۰۶/P - چک ۱۳۰/N-P - چک ۱۲۰/P - کوٹ فرزند علی -

بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس :- چک ۹۳/۶-R - چک ۱۹۶/۷-R - چک ۷۶/۴-R - چک ۱۰/P - چک ۱۶۸ مراد -

## کراچی ڈویژن

۱۰۰ فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- ×

بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس :- کراچی

بغیر بجٹ ادائیگی کرنے والی مجالس :- نارتھ کراچی - ڈرگ روڈ -

# عسر اور یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلعم کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

| نمبر | نام | رقم |
|---|---|---|
| ۲۲۲ | مکرم محمد خاں صاحب صدر جمیس آباد سندھ از احباب جماعت | ۶—۰۰ |
| ۲۲۳ | ” محبوب احمد صاحب معرفت احسان اللہ صاحب ریاض لاہور | ۱۰—۰۰ |
| ۲۲۴ | ” میاں بشیر احمد صاحب امرتسری لاہور | ۵—۰۰ |
| ۲۲۵ | ” راجہ محمد افضل صاحب غلہ منڈی ربوہ از دوکانداران غلہ منڈی | ۵—۷۵ |
| ۲۲۶ | ” چوہدری محمد دیوان صاحب چک ۱۱۵ ضلع ملتان | ۱۰—۰۰ |
| ۲۲۷ | ” محمود احمد صاحب چک ۳۵ قادرآباد ضلع لائلپور | ۵۰—۰۰ |
| ۲۲۸ | ” مستورات احمدیہ جہلم کراچی | ۵—۰۰ |
| ۲۲۹ | ” سردار احمد صاحب صدر کیمپ احمد آباد ضلع سیالکوٹ از احباب جماعت | ۱۰—۰۰ |
| ۲۳۰ | ” چوہدری مظفر علی خانصاحب شمس آباد کالونی ملتان | ۲۰—۰۰ |
| ۲۳۱ | ” محمد شفیع صاحب بٹ چک ۲۲۵/E-B ضلع منٹگمری | ۵—۰۰ |
| ۲۳۲ | ” محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ شیخوپورہ شہر | ۵—۰۰ |

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

## ملتان ڈویژن

۱۰۰ فیصدی ادا کرنیوالی مجالس :- لائلپور شہر - چاہ احمد یہ والا - چاد لیاگووال - چاد جیون سنگھ - کبیر والہ - کوٹ قیصرانی

بجٹ سے کم ادا کرنیوالی مجالس :- منٹگمری - چک ۶/۱۱-L - ملتان شہر - لودھراں - خانیوال - دنیاپور - جلہ ارائیں - چک ۲۶۶/W-B - ڈیرہ غازیخاں - شادن لنڈ - چاہ اسماعیل - راجن پور - لیہ - چک ۹۳/ج-ب - جھنگ صدر - چنیوٹ - ربوہ - احمد نگر - چینی - چک ۲۵۵ - کرتارپور - چک ۸۸/ج-ب - جابہ - چک ۴۸ - سرشمیر روڈ - چک ۳۲/ج-ب - چک ۵۸ - چک ۷۰ - چک ۸۲/گ-ب -

نادہند مجالس :- چک ۱۲۱ - گوکھووال - چک ۵۵/گ-ب - چک ۵۶/گ-ب - چک ۱۰۹ - ترامن گڑھ - چک ۵۵۹/گ-ب - چک ۳۳۲/ج-ب - دھنی دیو - چک ۳۳/ج-ب - دھریکے - جڑانوالہ - چک ۹۵/ج-ب - دتی - چک ۹۶/ج-ب - صریح - سمندری - چک ۲۷۶ - گوکھووال - چک ۳۱۲/ج-ب - چک ۳۱۹ - گنڈا سنگھ - چک ۷۸/ج-ب - لیلال - چک ۷۴/د-ب - سترہ کھگر - چک ۷۵ - کھیالہ کلاں - چک ۳۰/ج-ب - فیض پور - چک ۲۷/گ-ب - شیرکا - چک ۷۹ - لاٹھیانوالہ - چک ۶۹/گ-ب - کھٹکھٹہ کالو - چک ۶۹ - گھسیٹ پور - چک ۲۹۷/ج-ب - چک ۳۰۹/گ-ب - رودھی تنگل - چک ۲۹۵/گ-ب - بیریانوالہ - چک ۳۶۶/گ-ب - چک ۳۵/ج-ب - قادرآباد - چک ۵۳۸/گ-ب - مانوپور - چک ۱۹۳/گ-ب - چک ۵۲/گ-ب - چک ۳۸۸/گ-ب - ماموں کانجن - چک ۹۷/گ-ب - چک ۳۰۰/ج-ب - چک ۷۱/د-ب - بیدیانوالہ - چک ۳۶/ج-ب - جلیانوالہ - چک ۸۷/ج-ب - دھرم اجرہ - چک ۴۱ - ترادوڑ - چک ۹/ج-ب - چک ۱۰۹/ج-ب - رودا - چک ۲۸۷/ج-ب - پاکپتن - چک ۳۶۱/ج-ب - اددوال - چک ۲۹۲/ج-ب - جھنڈپور - چک ۶۰ - کریم سنگھ - چک ۲۴/ج-ب - ٹوبہ ٹیک سنگھ - چک ۲۲۶ - کانا کوٹھہ - چک ۲۰۸/گ-ب - چک ۶۰ گ-ب - چک ۱۲۷ - بہلول پور - چک ۵۵/۲-L - صدر گوگیرہ - چک ۳/۱۲-L - پاکپتن - چک ۹۹ - چک ۱۳۷/۹-L - چک ۹۰/۱۲-L - چیچہ وطنی - چک ۱۷/۱۱-L - چک ۹۳/۱۱-L - چک ۵۵۳/E-B - چک ۵ دوکانہ - حسن پور - جہانیاں - علی پور - پنڈی دیوان سنگھ - چک ۱۲۰/۱۰-R - چک ۲۳۴/W-B - چک ۱۶۳/W-B - چک ۱۶۳/W-B - چک ۲۳/۴-B - چک ۵۵۹/E-B - ننگلہ - گوچھڑدالہ - بستی رنداں - بستی منڈرانی - بیٹ جیون دالہ - شیر سلطان - چاہ گوسے والا

بغیر بجٹ ادا کرنیوالی مجالس :- گوجرہ - چک ۵۵۹/گ-ب - احمد آباد - چک ۲۴۹/ا-ب - کھوڑیانوالہ - اوکاڑہ - عارف والہ - چک ۲۲۵/E-B - چک ۲۶۳/E-B - ملتان چھاؤنی - چوبیوالہ - چک ۹۱/۱۰-R - محمود آباد - وہاڑی - منڈی - چک ۱۴/۱۰-R - چک ۹۱/E-B - علی پور

# جھوٹ اور لغو کام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ وہ اس کام کر کے وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (صحیح بخاری)

انصار احباب توجہ فرمائیں حدیث کے الفاظ جھوٹ اور لغو سے اللہ اور رسول کی بے حد بیزاری کا اظہار کرتے ہیں لازم ہے کہ جھوٹ و لغو کے خلاف مجالس میں اور عام پند و نصائح کے دوران تلقین کی جائے

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

**نمبر ۱۳۲۶۹:** میں رمضان بٹ ولد عبدالرزاق صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن نونہ مٹی۔ ڈاکخانہ یاڑی پورہ ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

اراضی رقبہ ۱۴ کنال واقع موضع نونہ مٹی تحصیل کولگام کشمیر قیمتی مبلغ ۷۵۰/- مکان خام برقبہ ۱۴ مرلہ واقع موضع نونہ مٹی تحصیل کولگام کشمیر قیمتی مبلغ ۱۵۰/- خرمنگاہ ۷۵/- کل جائداد قیمتی ۹۷۵ روپے

میں اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ چونکہ میرے (راقم) کے اولاد نہیں ہے اور نہ بیوی ہے۔ ہم تین بھائی تھے۔ دو فوت ہو چکے ہیں۔ ہر دو ان دونوں کی اولاد کے ساتھ میں رہتا ہوں اور وہ غیر احمدی ہیں اور جائداد بھی ان کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے میں نے ان سے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مجھے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت نکال دیدیں۔ تاکہ میں اپنی زندگی ہی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔

میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نقطہ تحریر بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۶۱ء

العبد:۔ عکس انگوٹھا محمد رمضان بٹ ولد عبدالرزاق بٹ۔

گواہ شد:۔ حکیم پیر غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ یاری پورہ

گواہ شد: یار محمد خان نونہ مٹی۔

**نمبر ۱۳۲۷۰:** میں محمد یوسف ولد عطاء اللہ صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت زائد از ۲۵ سال ساکن محلہ مست گڑھ حال محلہ تالاب کھٹیکاں ضلع جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا ایک جدی مکان پختہ ایک منزلہ محلہ مست گڑھ جموں میں واقع ہے۔ جس کی مکانیت حسب ذیل ہے:۔

بیٹھک یک عدد۔ دالان دو عدد۔ کوٹھڑیاں دو عدد (ایک پختہ اور ایک خام) باورچی خانہ ایک عدد۔ غسل خانہ دو عدد۔ سٹور روم ایک عدد۔ صحن ایک عدد۔ زینہ ایک عدد اور ٹٹی ایک عدد

یہ مکان قابل مرمت ہے۔ اور اس وقت اس مکان کی مالیت ۸۰۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی یعنی ۸۰۰/- روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میں نے مبلغ ۵۰۰/- روپے بمد زیور بوٹ ۴۸۳ مورخہ ۱/۵۸ / ۱۸/۱۹ خزانہ میں جمع کرائے ہوئے ہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ یعنی ۵۰/- روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور بقایا رقم مبلغ ۴۵۰ روپیہ حصہ جائیداد دیتا ہوں۔

میری پنشن ۸۷-۴ روپے اور مہنگائی الاؤنس ۵۵-۸۷-۵ کل ۶۰۰۰ ہے علاوہ ازیں مجھے ماہوار تنخواہ پچاس روپیہ بطور معلم وقف جدید جموں ملتی ہے اس کے ۸۷-۵-۱۱ روپے مبلغ ۱۱-۵ (گیارہ روپے اٹھاسی نئے پیسے) ماہوار کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

العبد محمد یوسف احمدی ساکن مست گڑھ جموں حال محلہ تالاب کھٹیکاں بوچھ تاخیاں جموں ۷/۳/۱۹۶۱

گواہ شد:۔ بقلم خود فیروز الدین ولد امام الدین قوم سلہریہ محلہ استادان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جموں ۷/۳/۶۱

گواہ شد:۔ عبدالقیوم میر ولد جلال الدین میر قوم کشمیری ساکنہ نگر بجبہاڑہ حال کلرک کسٹوڈین مزدور سرائے تالاب کھٹیکاں جموں تحریر ۷/۳/۶۱

## دعائے نعم البدل

میرے تایا زاد بھائی مکرم نذیر احمد صاحب کی لڑکی امۃ الشافی بعمر قریباً پونے دو سال بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر ۲۵ مئی ۱۹۶۱ء اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے والدین کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر احمد دارالیمن ربوہ)

**نمبر ۱۳۲۷۱:** میں صدیق امیر علی ولد احمد صاحب قوم موپلہ پیشہ زمینداری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن سوگرالی ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

۱- میرے پاس کچھ زرعی زمین ہے جسکے رقبہ کا مجھے صحیح علم نہیں میں وطن جاکر معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دوں گا۔ میری اس زرعی زمین کی قیمت ۷۲۰۰۰/- روپیہ (بہتر ہزار) ہے

۲- میرا سکنی مکان سوگرالی میں ہے۔ جس کے چاروں طرف میری اپنی زمین ہے۔ اس کی قیمت کا اندازہ پندرہ ہزار روپیہ ہے

۳- میرے پاس اس وقت بارہ ہزار روپیہ نقد موجود ہے (۱۲۰۰۰)

میں اپنی ساری جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا نہ کرسکوں تو میری وفات کے بعد ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی۔ میرے پاس جو رقم ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں انشاء اللہ جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میری وصیت قبول فرمائے اور مجھے عہد وصیت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ میں اپنی جائیداد اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس وقت میرا گذارہ اسی جائیداد پر ہے۔ الراقم حنیف احمد گجراتی درویش قادیان۔

العبد:۔ صدیق امیر علی موصی مذکور دستخط انگریزی ۱/۴/۶۱

العبد:۔ صدیق امیر علی موصی مذکور دستخط انگریزی ۱/۴/۶۱

گواہ شد:۔ اشرف علی صدیق پسر امیر علی موصی حال متعلم قادیان دستخط بخط اردو

گواہ شد: حکیم محمد سعید مبلغ جماعت احمدیہ کشمیر حال قادیان

**نمبر ۱۳۲۷۲:** میں محمد صدیق ولد خواجہ غلام محمد ڈیجو قوم ڈیجو کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۔۔ سال تاریخ بیعت ۔۔۔۔ ساکن کھبدرواہ حال پونچھ ڈاکخانہ پونچھ حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ماہ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد تنخواہ ہے ۳۰۰.۰۰ مبلغ ایکصد پندرہ روپیہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ گیارہ روپے آٹھ آنے ماہوار داخل خزانہ انجمن قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الرقوم ۷ اپریل ۱۹۶۱ء

العبد:۔ محمد صدیق ولد خواجہ غلام محمد صاحب ڈیجو مرحوم ساکن کھبدرواہ حال پونچھ۔ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمد یوسف ولد ایم عطاء اللہ قوم کشمیری سکنہ جموں حال وارد پونچھ ۷-۴-۶۱

گواہ شد:۔ محمود احمد احمدی ولد بابو محمد افضل خان برادر تحصیلدار ضلع پونچھ ڈاکخانہ دھرم سال مینڈھر بقلم خود



## ضلع گوجرانوالہ کی جماعتیں متوجہ ہوں

امسال نمائندگان مجلس نے منظور کر لیا تھا۔ کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم سے کم ایک میٹرک پاس طالبعلم جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھجوائے۔ سوال نمبر کے پیش نظر التماس ہے کہ اپنی جماعتوں میں پوری کوشش کر کے طلبہ کو جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ضرور بھجوائیں۔

(میر محمد بخش امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

## "جامعہ نصرت کے لئے مالی کی ضرورت":-

"جامعہ نصرت کے لئے ایک محنتی اور تجربہ کار مالی کی ضرورت ہے عمر چالیس سے پچاس برس تک ہو ۵۰-۱-۴۰ کے گریڈ میں -/۴۰ روپے تنخواہ ہے گرانی الاؤنس -/۲۵ روپے ماہوار دی جائیگی۔ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ یکم جون ۶۱ء تک دفتر ہذا پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست کے ہمراہ تجربہ کا سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے، راولپنڈی ڈویژن

# ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے (مع لیبر و میٹریل) نظرثانی شدہ شیڈیول آف ریٹ ۱۹۶۱ء پر مبنی سربمہر ٹینڈرز ۱۲ جون ۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

| کام | زر ضمانت | عرصہ تکمیل | تخمینہ لاگت |
|---|---|---|---|
| زون ورکس بابت سال ۶۲-۱۹۶۱ء<br>• جہلم ڈویژن:-<br>ا۔ لالہ موسیٰ تا ترکی (بشمول ہر دو اسٹیشن)<br>ب۔ لالہ موسیٰ تا ملک وال (ہر دو اسٹیشنوں کو چھوڑ کر)<br>ج۔ ترکی تا چک لالہ (ہر دو اسٹیشنوں کو چھوڑ کر) بشمول مندرا۔ بھون سیکشن۔<br>• ملک وال سب ڈویژن:-<br>ا۔ ملک وال تا ہنڈیوالی (اول الذکر کو چھوڑ کر اور موخر الذکر کو شامل کر کے)<br>ب۔ ملک وال تا خوشاب (اول الذکر شامل موخر الذکر شامل نہیں)<br>ج۔ بندیال تا خوشاب یا ایس۔ آر کیو (اول الذکر دونوں اسٹیشن شامل موخر الذکر شامل نہیں) | -/۲۰۰۰ روپے برائے ہر زون | ۶۲-۶-۳۰ | -/۹۰،۰۰۰ روپے برائے ہر زون |

مقررہ فارم پر موصول شدہ ٹینڈر درج بالا تاریخ کو دن کے سوا بارہ بجے برسرِ عام کھولے جائیں گے۔

ایسے ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ ٹینڈر کھولے جانے کی مقررہ تاریخ سے قبل ہی اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرائیں۔

ٹینڈر کی دستاویزات مشتمل بر ٹینڈر فارم، ٹھیکہ کی خصوصی شرائط (باب الف اور ب) ٹینڈر کی ہدایات اور توضیحات کی کوائف وغیرہ زیرِ دستخطی سے مبلغ پانچ روپے (ناقابلِ واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ٹینڈر کی خصوصی شرائط پر ٹھیکیدار کو اپنے دستخط ثبت کرنے ہوں گے۔ جس سے معلوم ہو سکے انہیں وہ شرائط قبول ہیں۔

زرِ بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے قبل ہی جمع کرا دیا جانا ضروری ہے جس کے بغیر کسی ٹینڈر پر غور نہیں ہوگا۔

ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ کے ٹینڈر کی قبولیت کی پابند نہیں نیز اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی سا بھی ٹینڈر کلی طور پر قبول کرے یا جزوی طور پر۔

شیڈول آف ریٹ کے ہر باب کے بالمقابل علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں۔

عمارتی کاموں (ا) اینٹوں کے ساتھ اور (ب) بغیر اینٹوں کے لئے متبادل نرخ بھی درج کرنا ہوں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی

## لیڈر بقیہ صفحہ ۲

جو حکمتیں پائی جاتی ہیں ان کو کس نے پیدا کیا ہے اگر اللہ تعالےٰ کے وجود کی حکمتوں کا سوال ہوتا تو پھر یہ سوال ٹھیک ہوتا مگر یہ تو سوال ہی نہیں بلکہ پُرحکمت کارخانۂ قدرت کی حکمتوں کا سوال ہے۔ ہم ان حکمتوں کو دیکھ کر جائز طور پر یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ایسی پُرحکمت کائنات کو بنانے کے لئے ایک پُرحکمت وجود کی ضرورت ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے۔ ہم اس کو خدا تعالیٰ کہتے ہیں لیکن چونکہ ہم کو اللہ تعالےٰ کے وجود کی حکمتوں کا کوئی علم نہیں ہے اس لئے یہ نہایت بے عقلی کی بات ہے اگر ہم یہ سوال اٹھائیں کہ ان حکمتوں کا بھی کوئی خالق ہے یا نہیں۔

بات پھر سنئے۔ میز کی حکمتوں کا ہم کو کچھ علم ہے ہم کہتے ہیں کہ اسکے بنانے میں عقل خرچ ہوئی ہے اس لئے اس کو کسی صاحبِ عقل نے بنایا ہے اور وہ مستری ہے۔ اسی طرح ہم مستری کے وجود کی موٹی موٹی حکمتوں کو جانتے ہیں اور یہی سائنس ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ سائنس نے کائنات کی تمام حکمتیں سمجھ لی ہیں۔ ابھی تو دریا میں سے ایک قطرہ بھی انسان نہیں سمجھ سکا یہ ایسا امر ہے کہ جتنا بڑا کوئی سائنسدان ہوگا اتنا ہی وہ زیادہ معترف ہوگا کہ وہ اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کی حکمتیں دریا میں سے قطرہ کے برابر بھی نہیں سمجھ سکا۔ کائنات تو خیر بہت بڑی چیز ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ ابھی تو مستری کے وجود کی حکمتوں پر بھی حاوی نہیں ہو سکے ابھی تو محض اس کا مزہ ہی چکھا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ شاید مستری صاحب کی بھی مہارتِ عقلی نہیں رکھتے کہ خوبصورت میز ہی بنا سکیں تو بھلا آپ اللہ تعالیٰ کے وجود کی حکمتوں کا تصور بھی کیسے لا سکتے ہیں اور یہ سوال کس طرح کر سکتے ہیں کہ اس کو کس نے بنایا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے عقل کے بھی کچھ قواعد ہیں اسکے بھی کچھ اصول ہیں اگر آپ ان سے باہر نکل کر بات کریں گے تو آپ دیوانہ سمجھے جائیں گے اور آپ کے رہنے کی جگہ وہی ہے جہاں اسکو رہنا چاہیئے۔ عقل کے قواعد کی پابندی کرنا بھی عقلمندی ہے اگر آپ عقلمندی سے عقل کا استعمال کریں گے تو یہ رحمت ہے ورنہ عقل نہیں کہلائے گی۔ عقل واقعی اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے یہ ہرگز دنیا کی گمراہی نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی رہنمائی کے لئے عطا فرمائی ہے لیکن جو شخص اپنے رہنما سے ہی دست و گریباں ہو جائے اسکو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا وہ گمراہیوں کے اندھیروں میں ہی ٹھوکریں کھاتا رہتا ہے۔

## مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) کے بقایا داران کیلئے

### ۱۵ جون ۱۹۶۱ء

جن دوستوں نے مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے وعدے فرمائے ہوئے ہیں لیکن تاحال سو فیصدی ادائیگی نہیں فرمائی۔ نوٹ فرمالیں کہ اس مسجد کو بنے ہوئے چار سال کا عرصہ گذر گیا ہے اس کے لئے چندہ ادا کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ جون ۱۹۶۱ء مقرر کی جاتی ہے اس تاریخ تک مرکز میں بقایا رقم پہنچانے والے دوستوں کے نام ہی کندہ ہو سکیں گے دوسروں کے نہیں۔

احباب مذکورہ میعاد کے اندر اندر اپنی رقوم ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں +

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## اعلانِ نکاح

۶۱-۵-۱۴ کو خاکسار کے پسر عزیز کریم احمد سلمہٗ کا نکاح محترمہ ناصرہ پروین بنت شیخ نصیر احمد صاحب دہرہ کے ہمراہ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بمقام چنیوٹ پڑھا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی دوسرے دن ۶۱-۵-۱۵ کو خاکسار نے اپنے مکان پر واقعہ ربوہ میں دعوتِ ولیمہ دی جس میں کثیر احباب نے شمولیت فرمائی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین +

ضیاء الدین ارشد صدر محلہ دار البرکات ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴